مرداور عورت کے درمیان نماز میں فرق ہے

زیر نگرانی

مفتی عبدالسلام چاٹگامی حفظہ

استاد حدیث وفقہ جامعہ اہلیہ دارالعلوم معین الاسلام ہاٹہزاری چاٹگام

تالیف

مفتی وکیل الدین جسری

معاون مفتی دارالافتاء خادم القرآن والسنۃ، چاٹگام

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب: مرداور عورت کے درمیان نماز میں فرق ہے

نام مؤلف: مفتی وکیل الدین جسری

معاون مفتی دارالافتاء خادم القرآن والسنۃ، چاٹگام

طباعت: رجب ۱۴۳۵ھ

بعض مقامات میں مرداورعورت کی نماز میں کچھ فرق ہے

سوال۔ جناب مفتی صاحب زید مجدہ بعد سلام مسنون عرض یہ ہے کہ مرد اور عورتوں کی نماز میں کوئی فرق ہے یا نہیں؟ اگر فرق ہے دو چار حدیثوں سے مدلل جواب عنایت فرمائیں گے مہربانی ہوگی۔

الجواب باسمہ تعالی

احادیث اورفقہ کی روشنی میں یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ بعض مقامات میں مرد اور عورتوں کی نماز میں کچھ فرق ہیں رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ نماز میں امام کو غلط پر تنبیہ کرنے کیلئے مرد سبحان اللہ کہیں گے اور عورت دائیں ہاتھ کے ہتھلی کو بائیں ہاتھ کے پیٹ پر مارے گی۔

رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے والی دو عورت کے پاس سے گذرا تو ان کو نماز سے فارغ ہونے کے بعد کہا جب تم سجدہ کرے تو بدن کو زمین کے ساتھ ملائے رکھا کرو، کیونکہ عورت اس حکم میں مرد کے مانند نہیں۔ امام بیہقی نے اس حدیث کو مرسل احسن کہا.

مذکورہ بالا صحیح حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ احکام صلاۃ میں مرد اور عورت برابر نہیں بلکہ بعض اکنوں میں کچھ فرق ہیں۔

اب ہم صحیح حدیث اور فقہ کی روشنی سے ان فرقوں کے بارے میں ذکر کرینگے انشاء اللہ۔

مسئلہ :فرض نماز کیلئے مرد اذان دیوے اور جماعت کے وقت اقامت دیوے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے کسی ایک اذان دیوے دوسرے ایک روایت میں ہے (جماعت کے وقت) اقامت دیوے۔

ان صحیح حدیث کی بناء پر فقہائے کرام نے کہا اذان صرف مردوں کیلئے سنت ہے۔

الدلیل

عن مالك بن الحويرث قال : قال النبی ﷺ اذا حضرت الصلاة فليؤذن لكم أحدكم۔

الصحيح للبخاری ۸۷/۱ رقم ۶۲۸ كتاب الاذان، باب من قال ليؤذن فی السفر مؤذن واحد۔

وفی رواية أخرى قال النبی ﷺ اذا انتما خرجتما فأذنا ثم اقيما۔

الصحيح للبخاری ۸۸/۱ رقم ۶۳۰ كتاب الاذان، باب الاذان للمسافر اذا كانوا جماعة والاقامة۔

هو سنة للرجال

الدر المختار ۹۰/۱ كتاب الصلاة باب الاذان

مسئلہ : عورتیں اذان اور اقامت نہ دیوے۔ چنانچہ

ابن عمرؓ نے کہا عورتوں پر اذان اور اقامت نہیں ہے. یہ حدیث صحیح ہے۔

اسی لئے فقہائے کرام نے کہا عورت پر اذان اور اقامت نہیں ہے۔

الدلیل

عن ابن عمر انه قال : ليس على النساء اذان ولا اقامة۔

السنن الكبرى للبيهقی ۱۶۹/۱ رقم ۱۹۵۹ كتاب الصلاة، جماع

ابواب الاذان والاقامة، باب ليس على النساء اذان ولا اقامة۔

وليس على النساء اذان ولا اقامة۔

الفتاوى الهندية ٥٣/١ كتاب الصلاة الباب الثانى فى الاذان الفصل الاول فى صفته واحوال المؤذن۔

مسئلہ : مرد مسجد میں جاکر جماعت کے ساتھ نماز ادا کرے۔ چنانچہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اکیلا نماز پڑھنے سے دوسرے ایک مرد کے ساتھ نماز پڑھنا افضل ہے اور دو آدمی ایک ساتھ نماز پڑھنے سے تین آدمی ایک ساتھ پڑھنا افضل ہے اسی طرح لوگ جتنے بڑھے اللہ کے نزدیک وہ زیادہ محبوب ہے. یہ حدیث صحیح ہے۔

اورفقہاء کرام نے کہا جماعت مرد پر ضروری ہے۔

الدليل

عن ابى بن كعب ان رسول الله ﷺ قال صلاة الرجل مع الرجل أزكى من صلاته وحده وصلاته مع الرجلين أزكى من صلاته مع الرجل وما كثر فهو احب الى الله۔

سنن ابى داود ٨٢/١ رقم ٥٥٤ كتاب الصلاة باب فضيلة الجماعة.

فالجماعة انما تجب على الرجال۔

بدائع الصنائع ٤٨٨/١ كتاب الصلاة باب من تجب عليه الجماعة۔

مسئلہ : عورتیں نماز ادا کرنے کیلئے مسجد میں نہ جائے گی بلکہ گھر میں اکیلا نماز ادا کرے گی۔ چنانچہ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : عورتوں کیلئے سب سے اچھا مسجد اپنے گھر

کے کہرائی حصہ. یہ حدیث سند کے اعتبار سے حسن ہے۔

اسی بناء پر فقہائے کرام نے کہا عورت کسی نماز میں جماعت میں حاضر نہ ہووے زمانہ میں فساد ظاہر ہونے کیلئے .اوران پر جماعت ضروری نہیں بلکہ اکیلا نماز ادا کرنا افضل ہے۔

الدليل

عن ام سلمة زوج النبى ﷺ قال خير مساجد النساء قعر بيوتهن۔

صحيح ابن خزيمة ٩٢/٣ رقم ١٦٨٣ كتاب الصلاة، جماع ابواب صلاة النساء فى الجماعة ، باب صلاة المرأة فى بيتها على صلاتها فى المسجد۔

ولا يحضرن الجماعات يعنى فى الصلوات كلها وهو قول المتأخرين لظهور الفساد فى زماننا۔

تبيين الحقائق ٣٥٧/١ كتاب الصلاة باب الامامة والحدث فى لصلاة۔

فلا تجب على النساء اما النساء فلان خروجهن الى الجماعات فتنة۔

بدائع الصنائع ٤٨٨/١ كتاب الصلاة، فصل فيما تجب عليه الجماعة۔

وصلاتهن فرادى افضل هكذا فى الخلاصة۔

الفتاوى الهندية ٨٥/١ كتاب الصلاة الباب الخامس فى الامامة الفصل الثالث فى بيان من يصلح اماما لغيره۔

مسئلہ : مردوں پر جمعہ کی نماز فرض ہے۔

رسول اللہ ﷺ فرمایا جمعہ کی نماز ہر بالغ مرد پر واجب ہے .اس حدیث کی سند حسن ہے۔

اس لئے فقہائے کرام نے کہا مردوں پر جمعہ کی نماز فرض ہے۔

الدليل

قال رسول الله ﷺ الجمعة واجبة على كل حالم ۔

المصنف لابن ابى شيبة ٦٥/٤ رقم ٥١٩٠ كتاب الصلاة، فيمن لا تجب عليه الجمعة۔

الجمعة فريضة على الرجال۔

فتاوى قاضى خان ١٧٤/١ كتاب الصلاة باب صلاة الجمعة۔

مسئلہ : عورتوں پر جمعہ کی نماز واجب نہیں ہے اور اسی کیلئے جماعت میں حاضر ہونا سخت منع ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جمعہ حق ہے واجب ہر مسلم پر جماعت کے ساتھ مگر چار قسم کے لوگوں پر واجب نہیں ایک غلام پر دو عورت پر تین بچے پر چار بیمار پر۔ یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم کے شرط پر صحیح ہے۔

اسی لئے فقہاء کرام نے کہا عورت پر جمعہ واجب نہیں ہے۔

الدليل

عن ابى موسى عن النبى صلى الله عليه واله وسلم قال الجمعة حق واجب على كل مسلم فى جماعة الا اربعة عبد مملوك او امرأة او صبى او

مريض. هذا حديث صحيح على شرط الشيخين۔

المستدرك للحاكم ٢٨٨/١ رقم ١٠٦٢ كتاب الجمعة، من يجب عليه الجمعة۔

ولا تجب على امرأة۔

الهداية ١٦٩/١ كتاب الصلاة باب صلاة الجمعة۔

مسئلہ : مردوں پر نماز عیدین واجب ہیں۔

رسول اللہ ﷺ عید کے دن صحابہ کرام کے ساتھ نماز ادا کی کثیث بن الصلت کے گھر کے پاس. یہ حدیث صحیح ہے۔

فقہاء کرام نے فرمایا جن لوگ پر جمعہ واجب ہے ان لوگ پر عید کی نماز واجب ہے۔

الدليل

عن ابن عباس رضى الله عنه ان النبى ﷺ صلى بهم يوم عيد عند كثير ن الصلت۔

المصنف لابن ابى شيبة ٢٠٧/٤ رقم ٥٧٢٢ كتاب الصلاة، من قال الصلاة يوم العيد قبلالخطبة۔

تجب صلاة العيد على كل من تجب عليه صلاة الجمعة۔

الهداية ١٩٢/١ كتاب الصلاة باب صلاة العيدين ۔

مسئلہ : عورتیں عید کیلئے گھر سے نہ نکلے اور عید کی جماعت میں حاضر نہ ہووے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے بیویوں کو عید کیلئے باہر جانے کیلئے نہیں دیتے تھے . یہ

حدیث سند کے اعتبار سے حسن ہے۔

اس لئے فقہائے کرام نے کہا عورتوں کیلئے جماعت میں حاضر ہونا مکروہ اور گناہ ہے اگرچہ عید کیلئے ہو فساد زمان کیلئے یہی مفتی بہ قول ہے۔

الدلیل

عن ابن عمر انه كان لا يخرج نسائه فى العيدين۔

المصنف لابن ابى شيبة ۲۳۴/٤ رقم ۵۸٤۸ كتاب الصلاة من كره خروج النساء الى العيدين۔

ويكره حضورهن الجماعة ولو لعيد على المذهب المفتى به لفساد الزمان۔

الدر المختار ۳۰۷/۲ كتاب الصلاة باب الامامة۔

مسئلہ : مرد تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھ کے ابہام انگلیوں کو کان ٹکڑے کے برابر اٹھائے۔

وائل بن حجرؓ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز میں دونوں ابہام انگلیوں کو کان کے ٹکڑے برابر اٹھاتے ہوئے دیکھا۔ یہ حدیث مرسل ہے جمہور ائمہ کے نزدیک حجت ہے۔

اسی بناء پر فقہاء کرام نے کہا ہاتھ کے ابہام انگلیوں کو کان کے ٹکڑے کے برابر اٹھائے۔

الدلیل

عن وائل بن حجر قال رأيت رسول الله ﷺ يرفع ابهاميه فى الصلاة

الى شحمة اذنيه۔

سنن ابى داود ۱۰۸/۱ رقم ۷۳۷ كتاب الصلاة باب افتتاح الصلاة۔

ويرفع يديه حتى يحاذى بابهاميه شحمة اذنيه۔

الهداية ۱۰۰/۱ كتاب الصلاة باب صفة الصلاة۔

مسئلہ : عورتیں تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھ سینہ برابر اٹھائے۔

وائل بن حجرؓ کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے وائل بن حجر جب نماز ادا کرے تو ہاتھ کو کان کے برابر اٹھائے اور عورت اپنے دو ہاتھ کو سینہ برابر اٹھائے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

اسی لئے فقہاء کرام نے کہا عورت ہاتھ اٹھائے اپنے گردن برابر یہی صحیح ہے کیونکہ یہ اس کیلئے زیادہ ستر ہے۔

الدلیل

عن وائل بن حجر قال لى رسول الله ﷺ يا وائل بن حجر اذا صليت فاجعل يديك حذاء اذنيك والمرأة تجعل يديها حذاء ثدييها۔

المعجم الكبير للطبرانى ۱٤٤/۹ رقم ۱۸٤۹۷ الواو باب وائل بن حجر الحضرمى۔

والمرأة ترفع يديها حذاء منكبيها هو الصحيح لانه استر لها۔

الهداية ۱۰۰/۱ كتاب الصلاة باب صفة الصلاة۔

مسئلہ : مرد دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ کر ناف کے نیچے باندھنا سنت ہے۔

چنانچہ:

وائل بن حجرؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کونماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پرناف کے نیچے رکھتے ہوئے دیکھا.حدیث کا سند صحیح ہے۔

اسی وجہ سے فقہائے کرام نے کہا دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے۔

الدليل

عن وائل بن حجر قال رأيت النبي ﷺ وضع يمينه على شماله في الصلاة تحت السرة۔

المصنف لابن ابي شيبة ۳۲۱/۳۔۳۲۲ رقم ۳۹۵۹ كتاب الصلاة وضع اليمين على الشمال۔

ويعتمد بيده اليمنى على اليسرى تحت السرة۔

الهداية ۱۰۲/۱ كتاب الصلاة باب صفة الصلاة۔

مسئلہ : عورتوں کوسینہ پر ہاتھ باندھنا سنت ہے۔

عورت کیلئے دونوں ہاتھ سینہ پر باندھنا سنت ہے اس پر سب کا اتفاق ہے اور یہ اس کیلئے زیادہ ستر ہے۔

الدليل

اما في حق النساء فاتفقوا على ان السنة لهن وضع اليدين على الصدر لانه استر لها۔

السعاية ۱۵۶/۲ كتاب الصلاة باب صفة الصلاة۔

مسئلہ : مردلوگ رکوع میں پیٹ اورسر کوسیدھا رکھے کہنیوں کوسیدھا اور دو ہاتھ

پہلو سے دور رکھے اور ہاتھ کے انگلیوں کو کھلا رکھکر دو گھٹنوں پر ٹیک لگائے۔

ابو مسعودؓ رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے فرماتے تھے پس ہمارے سامنے کھڑا ہوا اور تکبیر دیا جب رکوع کیا تو ہتھلی کو گھٹنوں پر رکھا اور دونوں کہنیوں پہلو سے دور رکھا .اس حدیث کا سند صحیح ہے۔

اسی بناء پر فقہائے کرام نے کہا جب رکوع کرے تو دو ہاتھ کو گھٹنوں پر پکڑتے ہوئے رکھے اور انگلیوں کو کھلا رکھے اور پیٹ کو سیدھا رکھے۔

الدليل

عن سالم قال اتينا ابا مسعود فقلنا له حدثنا عن صلاة رسول الله ﷺ فقام بين ايدينا و كبر فلما ركع وضع راحتيه على ركبتيه و جافى بمرفقيه۔

سنن النسائى ۱۱۸/۱ رقم ۱۰۳۵ كتاب صفة الصلاة، باب مواضع الراحتين في الركوع۔

ى كبر للركوع ويضع يديه معتمدا بهما على ركبتيه ويفرج اصابعه ويبسط ظهره ويستوى ظهره بعجزه غير رافع ولا منكس رأسه۔

الدر المختار ۱۹۶/۲۔۱۹۷ كتاب الصلاة باب صفة الصلاة۔

مسئلہ : عورت ہاتھ کے انگلیوں کوملا کر گھٹنوں پر ہاتھ رکھے اور ہاتھ کو پہلو سے ملا رکھے اور رکوع میں تھوڑا جھوکے اور پیٹ کومردوں کے مانند سیدھا نہ کرے بلکہ ٹھوڑا سا ٹیڑھا رکھے۔

عطاء بن ابی رباح نے کہا عورت جمع اور اکٹھا ہو کر رکوع کرے اور ہاتھ کو پیٹ کے ساتھ ملا کر رکھے جس قدر جا ہے اکٹھا رہے. یہ حدیث صحیح ہے۔

اسی لئے فقہائے کرام نے کہا عورت رکوع میں تھوڑا جھوکے اور انگیوں کو ملا کر رکھے اور ہاتھ کو گھٹنوں پر رکھے اور بازو کو دور نہ رکھے بلکہ رکوع میں ملا کر رکھے۔

الدلیل

عن عطاء قال تجتمع المرأة اذا ركعت ترفع يديها الى بطنها و تجتمع ما استطاعت۔

المصنف لعبد الرزاق ۱۳۹/۳ رقم ۵۰۶۹ كتاب الصلاة، باب تكبير المرأة بيديها وقيام المرأة وركوعها۔

و تنحی فی الركوع قليلا ولا تعقد ولا تفرج فيه اصابعها بل تضمها وتضع يديها على ركبتيها ولا تحنی ركبتيها وتنضم فی ركوعها ۔

رد المحتار ۲۱۱/۲ كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة۔

مسئلہ : مرد سجدہ میں پیٹ کو سیدھا اور بازو پہلو سے دور رکھے اور کہنیوں کو زمین سے اونچا رکھے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ نماز کافی نہیں جس میں مرد کے پیٹ کو سیدھا نہ رہے. یہ حدیث صحیح ہے۔

دوسری ایک حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ جب سجدہ دیتے تو ہاتھ کو بغل سے کشادہ اور دور رکھتے۔

اور ایک حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سجدہ میں اعتدال کرو اور تمہارے ذراع کو کتے کے مانند نہ بچھائے۔

اسی لئے فقہائے کرام نے کہا ہتھلی کو زمین پر رکھے اور پیٹ کو اپنی ران سے دور

رکھے۔

الدلیل

عن ابی مسعود قال قال رسول الله ﷺ لا تجزی صلاة لا يقيم الرجل فيها صلبه فی السجود۔

سنن النسائی ۱۲۵/۱ رقم ۱۱۱۰ كتاب التطبيق، باب اقامة الصلب فی السجود۔

ان رسول الله ﷺ كان اذا سجد فرج يديه عن ابطيه۔

الصحيح لمسلم ۱۹۴/۱ رقم ٤٩٥ كتاب الصلاة، باب الاعتدال فی السجود ووضع الكفين على الارض ورفع المرفقين عن الجنبين ۔

عن انس بن مالك عن النبی ﷺ قال اعتدلوا فی السجود ولا يبسط احدكم ذراعيه انبساط الكلب۔

الصحيح للبخاری ۱۱۳/۱ رقم ۸۱٤ كتاب الاذان، باب لا يفترش ذراعيه فی السجود ۔

سجد ويعتمد بيديه على الارض ويجافی بطنه عن فخذيه ۔

الهداية ۱۰۹،۱۰۸/۱ كتاب الصلاة باب صفة الصلاة۔

مسئلہ : عورتیں سجدہ کے وقت ران کے ساتھ پیٹ اور بازو کو پہلو کے ساتھ ملائے اور ہاتھ کہنیوں سمیت زمین کے ساتھ لگا رکھے اور اپنے دونوں پاؤں کو دائیں طرف باہر کر کے حسب طاقت ملا کر سجدہ کرے۔

رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے والی دو عورت کے پاس سے گذرا تو ان کو نماز سے

فارغ ہونے کے بعد کہا جب تم سجدہ کرو تو بدن کو زمین کے ساتھ ملائے کیونکہ عورت اس حکم مرد کے مانند نہیں ہے .اس حدیث کو امام بیہقی نے مرسل احسن کہا اور اسکے ذریعہ حجت دیا جا سکتا ہے۔

عطاء بن ابی رباح نے کہا جب عورت سجدہ کرے تو ہاتھ کو ملا کر رکھے پیٹ اور سینہ کو ران کے ساتھ ملا رکھے اور حسب طاقت اکٹھا کر کے رکھے .اس حدیث کا سند صحیح ہے۔

اسی بناء پر فقہاء کرام نے کہا عورت سجدہ ملا کر کرے اور ذراع کو بچھائے اور دونوں پاؤں کو ایک طرف باہر کر دے۔

الدلیل

عن يزيد بن ابى حبيب ان رسول الله ﷺ مر على امرأتين تصليان فقال اذا سجدتما فضما بعض اللحم الى الارض فان المرأة ليست فى ذلك كالرجل.

مراسيل ابى داود ٨۔

عن عطاء قال فاذاسجدت فلتضم يديها اليها وتضم بطنها وصدرها الى فخذيها وتجتمع ما استطاعت۔

المصنف لعبد الرزاق ١٣٧/٣ رقم ٥٠٦٩۔

وتنضم فى سجودها وتفترش ذراعيها۔

رد المحتار ٢١١/٢ كتاب الصلاة باب صفة الصلاة۔

والمرأة لا تجافى فى سجودها وتقعد على رجليها وأن جعلت رجليها من جانب وتقعد وفى الجسدة تفترش بطنها على فخذيها۔

خلاصة الفتاوى ٥٤/١ كتاب الصلاة الفصل الثانى الركوع

والسجود۔

مسئلہ : مرد لوگ سجدہ سے اٹھ کر بائیں پاؤں کو بچھائے اور اس پر بیٹھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر رکھے اور اس کے انگلیوں کو قبلہ کی طرف رکھے۔

ابو حمیدؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب سجدہ کرے تو انگلیوں کو قبلہ کی طرف رکھے اور جب بیٹھے تو بائیں پاؤں پر بیٹھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھے۔

اسی لئے فقہائے کرام نے کہا جب سجدہ سے سر اٹھائے تو بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھے اور انگلیوں کو قبلہ کی طرف رکھے۔

الدلیل

عن ابى حميد الساعدى قال : رأيت النبى ﷺ اذا سجد استقبل باطراف اصابع رجليه القبلة فاذا جلس جلس على رجله اليسرى ونصب اليمنى۔

الصحيح للبخارى ١١٤/١ كتاب الاذان باب سنة الجلوس۔

واذا رفع رأسه من السجدة افترش رجله اليسرى فجلس عليها ونصب اليمنى نصبا ووجه أصابعه نحو القبلة۔

الهداية ١١١/١ كتاب الصلاة ، باب صفة الصلاة۔

مسئلہ : عورتیں سجدہ سے اٹھ کر بھی دونوں پاؤں کو دائیں طرف سے باہر کر کے سرین کے اوپر بیٹھے۔

خالد بن لجلاج نے فرمایا عورتوں کو حکم کیا جاتا تھا کہ اپنے دونوں پاؤں کو دائیں طرف سے باہر کر کے سرین کے اوپر بیٹھے تا کہ کچھ چیز ظاہر نہ ہووے اسی لئے عورتوں کو اس

طرح حکم کیا گیا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

اور امام محمدؒ نے فرمایا ہمارے نزدیک زیادہ محبوب یہ ہے کہ دونوں پاؤں کو ایک طرف جمع کر کے رکھے اور مردوں کے مانند پاؤں کو کھڑا نہ رکھے۔

اسی لئے فقہائے کرام نے کہا عورت بائیں سرین پر بیٹھے اور دونوں پاؤں کو دائیں طرف سے باہر کردیوے۔

الدليل

عن خالد بن اللجلاج قال : كن النساء يؤمرن ان يتربعن اذا جلسن فى الصلاة ولا يجلسن جلوس الرجال على اوراكهن يتقى ذلك على المرأة مخافة ان يكون منها الشئ۔

المصنف لابن ابى شيبة ٥٠٦/٢ رقم ٢٧٩٩ كتاب الصلاة۔

قال محمد احب الينا ان تجمع رجليها فى جانب ولا تنصب انتصاب الرجل۔

كتاب الآثار ٦٦ رقم ٢١٨ كتاب الصلاة۔

وان كانت امرأة جلست على اليتها اليسرى وأخرجت رجليها من الجانب الايمن۔

الهداية ١١١/١ كتاب الصلاة باب صفة الصلاة۔

صحیح احادیث اور فقہ اسلامی کی روشنی میں نماز کے اندر مرد اور عورت کے درمیان جتنے فرق ہے اختصار کے طور پر بیان کیا اگر اس کے بارے میں تفصیلات کے ساتھ جاننا چاہیں تو بنگلہ زبان میں ہماری لکھا ہوا کتابچہ ''صحیح حدیث و اسلامیفقہ اڑ آلو کے نماز ے ناری

وپوروشیر بے بودھان'' اور عربی زبان میں " تفرقة الصلاة بين الرجل والمرأة على ضوء الاحاديث الصحيحة والفقه الاسلامى" جسکو مفتی اعظم بنگلہ دیش علامہ مفتی عبد السلام چاٹگامی صاحب بارک اللہ فی حیاتہ کے زیر نگرانی لکھا گیا، اگر چاہے تو مطالعہ کرے۔

فقط واللہ اعلم بالصواب۔

الجواب صحیح	کتبہ
محمد عبدالسلام عفا اللہ عنہ	وکیل الدین جسری
۲۶ جمادی الاخری ۱۴۳۵ھ	۱۵ جمادی الثانی ۱۴۳۵ھ